حدیث میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو باپ کہنے کی وجہ

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1000

تاریخ اجراء: 23ذوالحجۃالحرام1444ھ /12جولائی2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

حدیث میں فرمایا: قربانی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو باپ کہنے کی کیا وجہ ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں پوچھی گئی حدیث سنن ابن ماجہ کی حدیث ہے، اور صرف حدیث میں ہی نہیں بلکہ قرآن پاک میں بھی ابراہیم علیہ السلام کے لئے (باپ) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ ؕ “ترجمہ کنز الایمان: تمہارے باپ ابراہیم کا دین۔ (سورۂ حج، آیت 78)

سنن ابن ماجہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ علیہ نے سے روایت ہے: ”قال أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یا رسول اللہ ما ھذہ الأضاحي؟ قال: سنة أبیكم إبراھیم۔ قالوا: فما لنا فیھا یا رسول اللہ؟ قال: بكل شعرة حسنة۔ قالوا: فالصوف یا رسول اللہ؟ قال: بكل شعرة من الصوف حسنة“ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت۔ عرض کیا کہ ان میں ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے عوض نیکی۔ عرض کیا کہ اون یارسول اللہ؟ تو فرمایا: اون کے ہر بال کے عوض نیکی۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث 3127، صفحہ 482، مطبوعہ: ریاض)

تفسیر روح المعانی، تفسیر بیضاوی، تفسیر ابی سعود میں ہے: ”إنما جعله أباھم لأنه أبو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم وھو كالأب لأمته من حیث إنه سبب لحیاتھم الأبدیة ووجودھم علی الوجه المعتد به في الآخرة أو لأن أكثر العرب كانوا من ذریته صلی اللہ علیہ وسلم فغلبوا علی غیرھم“ یعنی ابراہیم علیہ السلام کو ان تمام کا باپ قرار دیا گیا، اس وجہ سے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہیں اور وہ اپنی امت کے

باپ کی طرح ہے اس حیثیت سے کہ وہی ان کی حیاتِ ابدی اور آخرت میں معتد بہ طریقہ پر ان کے وجود کا سبب ہیں یا اس وجہ سے کہ اکثر عرب ابراہیم علیہ السلام کی ذریت سے ہیں، تو ان کو دیگر پر غلبہ دے دیا گیا۔(تفسیرابی السعود، الجزء السادس، صفحہ122، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے معالم التنزیل میں اس کی دو وجہیں بیان فرمائیں: ”قیل: خاطب به العرب وهم كانوا من نسل إبراهيم. وقيل: خاطب به جميع المسلمين، وإبراهيم أب لهم، على معنى وجوب احترامه وحفظ حقه كما يجب احترام الأب“یعنی اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ خطاب اہل عرب سے ہے اور اہل عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں (لہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اہل عرب کا باپ کہنا درست ہے)۔اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ تمام مسلمانوں سے خطاب ہے اور ابراہیم علیہ السلام تمام مسلمانوں کے باپ ہیں اس معنی میں کہ جس طرح باپ کی تعظیم لازم ہے اسی طرح جناب خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کی تعظیم اور ان کے حق کی حفاظت واجب ہے۔(معالم التنزیل، جلد3، صفحہ355، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net